بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ:- اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ

فضیلتِ ذکر

مؤلفہ

شیخ الاسلام حضرت خواجہ زین الدین چشتی نظامی مدظلہ

مع اضافہ

باقیات الصالحات

باہتمام

جماعت فدایانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت ذکر

مع اضافہ

باقیات الصّالحات

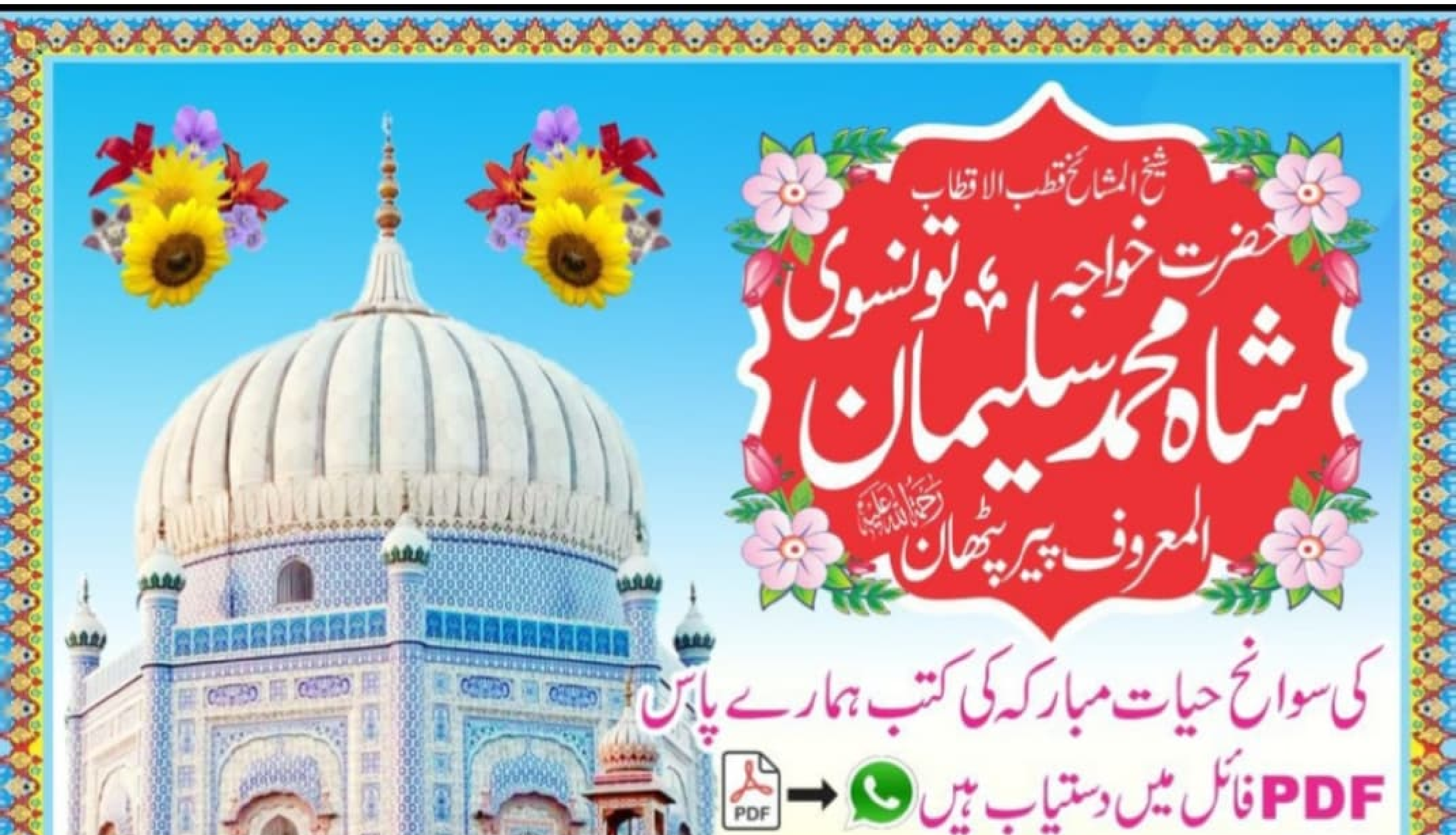
تصنیف

شیخ الاسلام خواجہ غلام زین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

باھتمام

سجّادہ نشین آستانہ عالیہ ٹبّہ شریف ترگ

ضلع میانوالی


شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسوی
رحمۃ اللہ علیہ
المعروف پیر پٹھان
کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس
PDF فائل میں دستیاب ہیں
PDF
جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے
مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube
یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں
Sulemania Chishtia Library
اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت
پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کرسکتے ہیں۔
خلیفہ مدنی تونسوی
+92 332 1717717



جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
بفیضانِ نظر
حضرت مولانا
فتح الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج
تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الحاق شدہ
ناظرۃ القرآن
حفظ القرآن
تجوید القرآن
درسِ نظامی
تمام شعبہ جات میں
داخلہ جاری ہے
جماعت اول تا بی۔ایس
(سوشل سائنسز)
عصری علوم
جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
مکھڈ شریف (اٹک)
0343-5894737, 0342-5276304

اشاعت اوّل
جنوری ۱۹۷۸ء بمطابق صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

تعداد
ایک ہزار

مطبع
اپنا پرنٹنگ پریس فیصل آباد
ملنے کا پتہ
مدرسہ عربیہ زینت الاسلام ترگ شریف ضلع میانوالی

کتابت
ایم شریف قادری
فیصل آباد

قیمت
ایک روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

پیش لفظ

یہ مختصر کتابچہ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے میرے پیر و مرشد شیخ کامل حضرت خواجہ زین الدین چشتی نظامی دامت برکاتہم العالیہ کی چھٹی تصنیف ہے جو کہ جماعت فدایانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کیلئے آپ نے سپردِ قلم فرمایا اور میری درخواست پر اضافہ "باقیات الصالحات" کی اجازت فرما کر مجھ جیسے حقیر کو ثوابِ دارین حاصل کرنے کا موقع فراہم فرمایا۔

یقین جانیے کہ آج جس طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھیں پریشانی اور بدحالی بے چینی اور بیقراری کا دور دورہ ہے۔ کوئی دل الا ماشاء اللہ سکھی نہیں اور اسکی سب سے بڑی وجہ ذکرِ اللہ سے انحراف ہے۔ ارشادِ ایزدی ہے:۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

خبردار! اللہ کے ذکر کے ساتھ اطمینان اور چین ہے۔

تو جو چیز سکھ اور چین کا سبب تھی اسے ہم نے چھوڑ دیا تو اب پریشانی اور بدحالی کا شکوہ کس سے کریں۔ دکھ اور سکھ کا احساس روح کی وجہ سے ہوتا ہے اور روح عالم امر سے ہے اور اسکی غذا ذکرِ الٰہی ہے جس طرح جسم انسانی کو مادی غذا میسر نہ

آئے تو لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رُوح کی غذا جو کہ ذکرِ الٰہی ہے اسے میسّر نہ آئے تو رُوح بے چین اور غیر مطمئن ہو جاتی ہے۔ پھر چاہے ساری دُنیا کی آسائشیں اس کیلئے مہیا کر دی جائیں مگر وہ کبھی چین نہیں پا سکتا۔ تا وقتیکہ اسے غذائے مخصوصہ حاصل نہ ہو جائے جو کہ یادِ خدا ہے۔ ویسے تو ذکر اللہ میں ہر نیک کام شامل ہے۔ نماز، روزہ حج، زکوٰۃ، صدقات، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، دینی مجالس کا انعقاد، حلال روزی کمانے کی فکر، دیانتداری کی تجارت، ہر نیک بات قول و فعل جس میں قانون خداوندی مدِ نظر ہو، ذکر کے حلقے، زہد و تقویٰ کے تذکرے اور ہر وہ حرکت انسانی جو مرضیٔ رحمان پر موقوف ہو۔ مگر ان تمام اُمور کے ساتھ ساتھ ذکر اللہ میں رطب اللسان رہنا کاملین کی نشانی اور آخرت کا بہترین سرمایہ ہے جس کی فضیلت آپ اگلے اوراق پر ملاحظہ فرمائیں گے۔ اللہ جلّ شانہٗ تمام مسلمانوں کو اپنے ذکرِ پاک کی لذّت سے آشنا کرے۔ آمین بحرمتِ سیّد المرسلین محبوبِ رب العالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

عفی عنہٗ

ناچیز محمد زبیر چشتی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اَمَّا بَعۡد ارشادِ ایزدی ہے :-

فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ ۝ (سورہ بقرہ - رکوع ۱۸)

ترجمہ :- پس تم میری یاد کرو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔

اس دُنیا میں ایک انسان کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ خالقِ کائنات اسے یاد کرے۔ اگر ذکر کے فضائل میں اور کوئی آیت نازل نہ بھی ہوتی تو صرف یہ ایک آیت ہی کچھ کم نہ تھی مگر سینکڑوں آیاتِ مبارکہ قرآن مجید میں فضیلتِ ذکر کی بابت نازل ہوئی ہیں۔ ذیل میں صرف چند آیات اور اسکے بعد احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں :-

وَبَشِّرِ الۡمُخۡبِتِیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ ۔ (سورہ حج - رکوع ۵)

ترجمہ :- اور آپ (اے محبوب) خوشخبری سُنا دیجئے ایسے خشوع کرنیوالوں کو جن کا یہ حال ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۙ

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ
اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

ترجمہ:۔ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے (بالخصوص) نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے (اور وہ) ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے شمار۔ (سورہ نور۔ رکوع ۵)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ
كَثِيْرًا ○ (سورہ احزاب۔ رکوع ۵)

ترجمہ:۔ بیشک تم لوگوں کیلئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک عمدہ نمونہ ہیں ہر اس شخص کیلئے جو اللہ سے اور آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو۔

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○ (سورہ احزاب رکوع ۵)

ترجمہ:۔ (پہلے اس کے مومنین اور مومنات کی صفات کا بیان ہے اس کے بعد ارشاد ہے) اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

مندرجہ بالا پانچ آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنیوالوں کی صفات اور ان کے اجر و ثواب کا ذکر فرمایا ہے - اب ایک آیت کریمہ ملاحظہ فرمائیں جس میں ذکر سے غفلت کرنیوالوں کیلئے وعید ہے اور پھر اندازہ لگائیں یادِ خدا سے مُنہ موڑنے والے کتنے خسارے میں ہیں۔ ارشاد ہے:۔

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ (سُورۃ جن رکوع ۱)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے اعراض (روگردانی) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں مبتلا کریگا۔

قرآنِ عظیم میں ایک اور جگہ اللہ جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس کے ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے کہ "جو لوگ میرے ذکر سے اعراض کریں گے۔ میں ان کی معیشت تنگ کر دوں گا اور قیامت کے دن ان کو اندھا اُٹھاؤں گا۔" معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں اور ذکر سے اعراض و روگردانی کرنے سے دنیاوی زندگی بھی تنگ کر دی جاتی ہے اور اُخروی زندگی بھی پریشان کن ہو گی۔

فضیلتِ ذکر میں ارشاداتِ مصطفیٰ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْئٍ اَسْتَنُّ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (احمد و ترمذی)

ترجمہ:۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں، مجھے ایک چیز ایسی بتا دیجئے جس کو میں اپنا مشغلہ بناؤں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تو ہر وقت رطب اللسان رہے۔

ہر وقت اللہ کے ذکر میں زبان کا چلتے رہنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ سعادت اُنہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہوتا ہے اور جن لوگوں سے رب تعالیٰ محبّت کرتا ہے اور جس کو یہ نعمت حاصل ہو گئی اس کو دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے وہ لطف و سرور حاصل نہیں ہو سکتا جو ذکرِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو یہ نعمتِ عظمےٰ نصیب کرے۔ آمین

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَا

بِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ
وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ
فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ
قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ (ترمذی و ابنِ ماجہ)

ترجمہ :- حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں کہ تمام اعمال میں بہترین ہے اور تمہارے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنیوالی اور سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر اور جہاد سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ضرور بتاویں۔ فرمایا اللہ کا ذکر۔

اندازہ لگائیے کہ رب تعالیٰ کی کس قدر کریمی اور رحیمی ہے کہ ایسا عمل جس کے کرنے میں کوئی تکلیف نہیں۔ نہ تو وقت کی پابندی نہ وضو کا ہونا لازمی، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے یہ نیکی کمائی جاسکتی ہے اور ثواب اتنا بڑا کہ جہاد کے اندر دشمنوں سے لڑنے اور ان کو قتل کرنے یا خود شہید ہونے سے بھی زیادہ فرمایا جارہا ہے۔ حالانکہ ایک حدیثِ مبارکہ کے اندر آتا ہے کہ جہاد کی نیکی کے مقابلے میں سب نیکیاں ایسی ہیں جیسے کہ بحرِ ذخار کے مقابلے میں ذرا سا چھینٹا۔ سبحان اللہ! کتنا کرم ہے اُس رب العالمین کا اپنے محبوب کی اُمت پر کہ مختصر سے عمل پر اسقدر اجر و ثواب عطا کیا جارہا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر ایک شخص دولت فی سبیل اللہ لوگوں میں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو ذکر کرنیوالا

اس دولت تقسیم کرنیوالے سے بہتر ہے۔

سچ فرمایا ہے کسی نے کہ "رحمت حق بہانہ می جوید"۔ ایک حدیث پاک میں یہاں تک آیا ہے کہ اگر غازی اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین مارے حتیٰ کہ مارتے مارتے اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور وہ تلوار خون سے آلودہ ہو جائے تو پھر بھی ذکر کرنیوالوں کا درجہ اس غازی سے افضل ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ
وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ

جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے زندہ اور مردہ۔

حدیث قدسی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَ
نِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ
وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ
مِنْھُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ
ذِرَاعًا وَّاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ
بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ مَیں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہُوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو مَیں اس کے ساتھ ہوتا ہُوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو مَیں بھی اس کو دل میں یاد کرتا ہُوں۔ اگر مجھے وہ کسی مجمع میں یاد کرتا ہے۔ تو مَیں اس سے بہتر فرشتوں کے مجمع میں یاد کرتا ہُوں۔ اگر وہ ایک بالشت میری طرف متوجّہ ہوتا ہے تو مَیں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجّہ ہوتا ہُوں۔ اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ بڑھتا ہُوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہُوں۔

فائدہ اس حدیث میں رب تعالیٰ کے جس لُطف و کرم کا بیان ہے اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ گمان رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنی رحیمی اور کریمی کے صدقہ میں اور اپنے محبُوب کے صدقہ میں ہم گنہگاروں کو ضرور خلاصی عطا فرمائے گا۔ ہم سراپا گناہ ہیں مگر اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم ساری مخلوق کے گناہ مَیں اللہ کی رحمت کے مقابلہ میں ایک تنکے کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔ ڈرتا اس بات سے ہُوں کہ دولتِ ایمان نہ چھن جائے۔

بیشک اللہ ربّ العالمین کے سامنے تو گناہوں کی کُچھ حقیقت نہیں مگر مومن تو اپنے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی پہاڑ کے برابر سمجھتا ہے۔ لہٰذا اسکی رحمت کا اُمیدوار بن کر اور اپنے گناہوں سے ڈرتے ہوئے اُمید اور خوف کے درمیان زندگی

بسر کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

انتباہ اس حدیث پاک میں جو ارشاد ہوا ہے کہ جو میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ آتا ہوں۔ تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہاتھ، پاؤں، جسم، جسمانیت سے پاک ہے۔ اس کا دوڑنا ہماری طرح پاؤں سے دوڑنا نہیں ہے۔ یہ صرف سمجھانے کیلئے ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا اس سے یہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جب کوئی رجوع کرتا ہے تو اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے قریب ہوتی ہے۔

بیشمار احادیث مبارکہ فضائل ذکر کے متعلق وارد ہوئی ہیں مگر اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صرف چند احادیث ذکر کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو عمل کرے تو اس کیلئے تو ایک حدیث بھی کافی ہے اور جس کو عمل کرنا نہیں اس کیلئے دفتر بھی ناکافی ہیں۔

پس چاہیئے، اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔ کلمہ شریف، استغفار، درود پاک وغیرہ سے زبان تر رہے اور جو ذکر کیا جائے اس کے معنی بھی معلوم ہونے چاہئیں تاکہ ذکر میں زیادہ شوق و ذوق پیدا ہو۔ کلمہ شریف کے ذکر میں جب کلمہ کے معنی ملحوظ رکھیں تو الا کے معنی "سوا" کریں۔ بعض لوگ اپنی کم علمی کی بنا پر ترجمہ میں "مگر" لکھتے اور پڑھتے ہیں جو غلط ہے۔ صحیح ترجمہ اس طرح ہے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں۔

ذکر خفی اور ذکر بالجہر دونوں طرح سے جائز ہے خواہ کوئی جس سلسلہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ارشادِ ایزدی ہے۔ اَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ۔

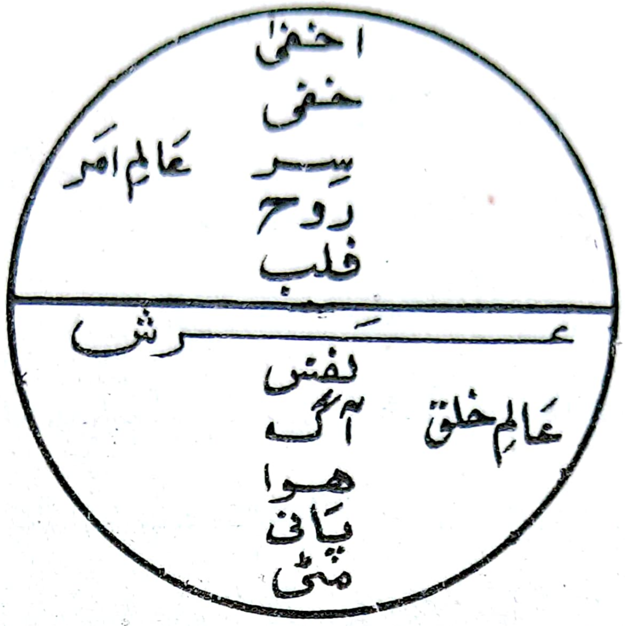
ترجمہ:۔ "اللہ کا ذکر خفیہ کرو یا بلند آواز سے"۔ پس معلوم ہوا کہ بلند آواز سے بھی ذکر جائز ہے۔

کلمہ طیبّہ کے ذکر کا ایک مفید طریقہ:۔

کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے وقت لَآ اِلٰہَ کی ضرب دائیں طرف اور اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب بائیں طرف لگائیں۔ دل کی صفائی کے لئے مجرّب ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی کہتے جائیں یہ نُورٌ علیٰ نور ہے۔ اجتماعی ذکر میں کلمہ شریف کے علاوہ اَللّٰہُ ھُوْ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیئے۔ اور کیا ہی اچھا ہے کہ اگر اللہ ہو کا ذکر کرتے وقت لفظ اللہ کی ضرب بائیں طرف دل پہ لگائیں اس تصوّر سے کہ خیالاتِ فاسدہ دل سے نکل رہے ہیں اور اللہ کا نورِ ہدایت اندر داخل ہو رہا ہے۔ یہ سب مل کر باآوازِ بلند ذکر کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ تھوڑے ہی دنوں میں اس کے فیوض و برکات آپ خود ہی محسوس کرنے لگیں گے۔ اللہ توفیق دے۔ آمین ثم آمین!

لطائف عشرہ کا بیان

بذریعہ کشف یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے
ان میں پانچ یعنی ۱۔ قلب ۔۲۔ سر ۔۳۔ خفی ۔۴۔ رُوح ۔۵۔ اخفیٰ عالم امر سے ہیں۔
اور پانچ یعنی ۔۱۔ نفس ناطقہ ۔۲۔ آگ ۔۳۔ پانی ۔۴۔ ہوا ۔۵۔ مٹی عالم خلق سے۔
عالم امر کا مطلب یہ ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یعنی بیشک اس کا امر یعنی حکم ہے کہ جب کرنا چاہے کسی چیز کو کہے کہ ہو جا
تو اُسی وقت ہو جائے ۔ پس جو دُنیا کُن کو کہتے ہی بن گئی وہ عالم امر ہے اور عالم مجردات
بھی اسی کو کہتے ہیں اور عالم خلق کے لطیفوں کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بتدریج یعنی وقفہ
کے بعد آہستہ آہستہ پیدا ہوئے ہیں) ۔
قولہ تعالیٰ :۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ﴿۱۱﴾ یہ (یعنی بیشک تمہارا رب وہی ہے جس نے پیدا کیا زمین اور آسمان کو چھ دن میں)
بزرگوں نے ان لطائف کو ایک دائرہ کی صورت میں ظاہر کیا ہے ۔ نصف
دائرہ عرش کے اُوپر عالم امر میں ہے اور نصف دائرہ عرش کے نیچے عالم خلق میں ہے
اس کو عالم امکان بھی کہتے ہیں ۔ اور یہ عالمِ اَمر کو بھی شامل ہے یعنی عالم اَمر کے
اصُول بالائے عرش ہیں اور فروع عرش کے نیچے عالم خلق کے ساتھ ہیں لیکن
نصف دائرہ بالائے عرش میں عالم خلق نہیں ہے ۔ اس دائرے کی صورت یہ ہے ۔



جب اللہ تعالےٰ نے انسان کی شکل کو بنایا تو اس کے بدن میں عالمِ خلق کے ساتھ عالمِ امر کے لطائف کا بھی چند جگہوں میں تعلق پیدا کیا۔ تاکہ عالمِ امر کا جذب اور عشق پیدا ہو۔ اور یہ بدنِ انسانی جو عالمِ خلق میں ہے اس کو عالمِ امر کی طرف لیجا کر آخرت کی بھلائی اور ہمیشہ کی نجات حاصل کرائیں۔ پس وہ تعلق عالمِ امر کا عالمِ خلق یعنی بدنِ انسانی کے ساتھ ہے یہ ہے:۔

پہلا لطیفہ قلب:۔ یہ ایک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) صنوبری یا مخروطی شکل کا۔ بائیں پستان کے نیچے دو دو انگشت کے فاصلے پر ذرا پہلو کی طرف جھکا ہوا (قلب) اس شکل کا ہے، اس کا نور زرد ہے زمین کی رنگت کا یا سرسوں کے پھول جیسا ہے۔

دوسرا لطیفہ روح:۔ اس کا مضغہ یا مقام جسمِ انسانی میں دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر پہلو کی طرف جھکا ہوا ہے۔ اس کا رنگ سنہری مائل یعنی جیسا کہ سونے کا رنگ ہوتا

ہے۔

تیسرا لطیفہ سر:- اس کا مقام دائیں پستان کے برابر میں سینہ کی طرف کو دو انگشت کے فاصلے پر ہے۔ اس کا نور سفید ہے۔

چوتھا لطیفہ خفی:- اس کا مقام بائیں پستان کے برابر میں سینہ کی طرف کو جھکا ہوا۔ دو انگشت کے فاصلہ پر ہے اس کا نور سیاہ ہے۔

پانچواں لطیفہ اخفیٰ:- اس کا مقام سینہ کے وسط میں ہے اس کا نور سبز ہے۔

یہ تمام لطائف اپنے اصول کے ساتھ مجرد نور اور صاف چمکدار اور روشنی سے بھرپور رہتے اور ہر وقت اپنی اصل کی طرف سیر کر کے مشاہدہ حق میں لگے رہتے تھے لیکن اس عالم خلق میں اپنی بُرے وسفولیا یعنی بُری صفتوں کے میل سے خراب ہو کر اپنے اصلی وطن کو بھول گئے۔ ان کا رجحان اسفل کی طرف ہو گیا اور ملاء اعلیٰ کی کچھ بات یاد نہ رہی مگر جن کے دلوں میں ایمان قائم رہا اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کیلئے غیر ممنون اجر مرتب ہوا۔ قولہ تعالیٰ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

ترجمہ:- یعنی بے شک ہم نے آدمی کو بہت اچھے انداز سے میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اس کو سب سے نیچے پھینک دیا۔ سوائے

ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے پس ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے"۔

اور ان لطائف کی بری پڑوسنیں یعنی بری صفتیں یہ ہیں۔ شہوت جو قلب سے تعلق رکھتی ہے اور اس کو اپنی طرف کھینچ کر محبوب حقیقی سے غافل کر دیتی ہے۔ روح کے ساتھ غصہ و غضب ہے جس نے روح کی نوازیت کو زائل کر کے درندوں جیسی عادت کر دی ہے۔ لطیفہ سر کے ساتھ حرص ہے جس نے اس کو اپنا متوالا بنا کر ذاتِ الٰہی کے مشاہدے سے محروم کر دیا اور طلب مال زنا چوری اور خونریزی وغیرہ کی بری عادات انسان کے اندر بھر دیں۔ لطیفہ خفی کے ساتھ حسد اور بخل ہے کہ اصل میں ایک ہی چیز ہے جو دو کام کرتی ہے اور اس لطیفہ کی سیاہی کو جو ملاءِ اعلیٰ کے مقامات دیکھلنے والی اور بطون البطون کے پردوں میں آنکھ کی سیاہ پتلی کی مانند دیکھنے والی ہے بے نور کر دیتی ہے اور لطیفہ اخفیٰ کے ساتھ تکبر اور فخر ہے جس نے اس لطیفے کو مکدر اور ملاکر کے سرکشی اور نافرمانی کی طرف دھکیل دیا اور غضب الٰہی میں مبتلا کر کے زندہ درگاہ بنا دیا ہے (العیاذ باللہ)

اب جاننا چاہیے کہ عالم امر کے ان پانچوں لطیفوں کے کمالات کے اعتبار سے ولایت کو پانچ درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک درجہ اولوالعزم نبیوں میں سے کسی ایک نہ ایک نبی کے زیر قدم ہے اور صفات حقیقیہ سے ہر ایک کلی ایک ایک اولوالعزم نبی کا مبدء تعین ہے۔ اور اس کے اجزا دوسرے نبیوں اور انسانوں کے مبادی تعینات ہیں اور وہ صاحب جزوی اپنے صاحب کلی سے نسبت اور پیروی کے طور پر فیض اخذ کرتا ہے اور اس اولوالعزم پیغمبر کے زیر قدم

کہلاتا ہے اور اس پیغمبر کے مشرب والا کہا جاتا ہے۔ پس ولایت کا پہلا درجہ جو مرتبہ قلب ہے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور اس درجے والے کو آدمی المشرب کہتے ہیں اور ان کا رب تربیت کرنے والا صفت التکوین ہے جو افعال کے صادر ہونے کا منشا ہے پس آدمی المشرب صفات افعالیہ کی تجلی کا فیض اخذ کرتا ہے اور اپنے اسم قیوم کی سیر اس کی مطابقت میں نکتہ تک پہنچاتا ہے۔ اور دوسرے اسماء وصفات کی تجلیات بھی اسی کے ضمن میں حاصل کرتا ہے۔ ولایت کا دوسرا درجہ مقام روح ہے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی مقام میں مشارکت رکھتے ہیں۔ اس درجے والے کو ابراہیمی المشرب کہتے ہیں اور ان کا رب صفت العلم ہے۔ جو صفات ذاتیہ میں سے اجمع ہے۔ ابراہیمی المشرب صفات ذاتیہ ثبوتیہ کی تجلیات کا فیض حاصل کرتا ہے۔

ولایت کا تیسرا درجہ مقام سر ہے جو حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے۔ اس درجہ والے کو موسوی المشرب کہتے ہیں اور ان کا رب مقام شیونات سے شان الکلام ہے۔

اس مقام کا سالک موسوی المشرب شیون واعتبارات ذاتیہ کا فیض حاصل کرتا ہے۔

ولایت کا چوتھا درجہ مقام خفی ہے جو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے۔ ان کا رب صفات سلبیہ سے ہے جو مقام تقدیس

وتنزیہ ہے نہ کہ صفات ثبوتیہ سے اور اکثر ملائکہ کرام اس مقام میں حضرت عیسےٰ علیٰ نبیینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مشارکت رکھتے ہیں۔ اور ان کو اس مقام میں شانِ عظیم حاصل ہے۔ اس مقام والے کو عیسوی المشرب کہتے ہیں جو صفات سلبیہ کا فیض حاصل کرتا ہے جو تقدیس وتنزیہ کا مقام ہے ولایت کا پانچواں درجہ جو مقام اخفیٰ ہے حضرت خاتم الرسل محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زیر قدم ہے۔ اس درجے والے کو محمدی المشرب کہتے ہیں ان کا رب رب الارباب ہے جو صفات وشیونات وتقدیسات وتنزیہات کا جامع اور ان کمالات کے دائرہ کا مرکز ہے۔ اور شانوں اور صفتوں کے مرتبہ میں اس رب جامع کی تعبیر شان العلم کے ساتھ مناسب ہے کیونکہ یہ شان عظیم الشان تمام کمالات کی جامع ہے۔ اسی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ملّت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملّت ہوئی۔ اور ان کا قبلہ ان کا قبلہ بنا علیہما الصلوٰۃ والسلام محمدی المشرب شان جامع کا فیض اخذ کرتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ان دس لطائف کو ان کی رنگت اور مقام کو خوب پہچان کر ذکر کریں تاکہ ہر لطیفہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اس کے فیوضات حاصل کر کے عالم خلق سے عالم امر کی طرف عروج کریں۔

مقامات عشرہ سلوک

صوفیائے عظام نے سلوک کے طے ہونے کی بنیاد دس عادتوں کے حاصل ہونے پر رکھی ہے۔ ان کی اصطلاح میں مقامات عشرہ کہتے ہیں۔ ان کا پہلا مقام توبہ ہے اور آخری رضا اور ان کے درمیان میں آٹھ مقامات ہیں۔

۱۔ زہد ۲۔ توکل ۳۔ قناعت
۴۔ عزلت ۵۔ ہمیشگی ذکر ۶۔ توجہ ۷۔ صبر ۸۔ مراقبہ

اور ان کو اصول عشرہ بھی کہتے ہیں۔ ان مقامات عشرہ کا طے کرنا تجلیات ثلثہ یعنی ۱۔ تجلی افعال ۲۔ تجلی صفات ۳۔ تجلی ذات کے ساتھ وابستہ ہے اور مقام رضا کے سوا سب کے سب تجلی افعال اور تجلی صفات کے ساتھ وابستہ ہیں اور رضا تجلی ذات تعالیٰ وتقدس کے ساتھ وابستہ ہے اور انعامات اور تکلیفات میں سے جو کچھ محبوب کی طرف سے پہنچے محبت ذاتی کی وجہ سے محب کے حق میں برابری کو لازم کرتی ہے۔ پس محبت ذاتی سے رضا حاصل ہو جاتی ہے اور کراہیت وناپسندیدگی جاتی رہتی ہے۔ باقی نو مقامات بھی تجلی افعال و صفات میں اسی طرح سے حاصل ہوتے ہیں مثلاً جس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اپنے اوپر اور تمام چیزوں پر حاوی دیکھتا ہے تو بے اختیار توبہ وانابت کی طرف رجوع کرتا ہے اور ڈرتا رہتا ہے۔ پرہیزگاری اپنا طریقہ بناتا ہے۔ جو کچھ خدا کی طرف سے مقدر ہے اس پر صبر کرتا ہے اور بے سروسامان ہونے کی پرواہ نہ

نہ کرکے قناعت کو اپنا پیشہ بناتا ہے۔ اور جب اس کو نعمتوں کا مالک جانتا ہے اور بخشش کا ہونا یا نہ ہونا اسی سے پہچانتا ہے۔ ناچار شکر کے مقام میں آتا اور توکل کو اپنا پیشہ بناتا ہے۔ جب حق سبحانہ' وتعالےٰ کی مہربانی اور شان رحمت کو جلوہ فرما دیکھتا ہے تو رجا (امید کے مقام میں آجاتا ہے۔ اور یہی پڑھتا ہے۔ "گر بخوانی ور برانی بندہ ایم" یعنی اے خدا تو اپنے دروازے سے ہمیں دھتکارے یا بلائے ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے سوا کوئی اور نہیں رکھتے اور جب اس کی عظمت اور کبریائی کو مشاہدہ کرتا ہے تو کمینی دنیا اس کی نظر میں ذلیل اور بے اعتبار معلوم ہونے لگتی ہے۔ ناچار دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور فقر و زہد اختیار کرتا ہے۔

عفی عنہ'

فقیر زین الدین چشتی نظامی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ

تگہ شریف

ضلع میانوالی

اضافہ

باقیاتُ الصّالحات

محمد زبیر چشتی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ارشاد نبویؐ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لوگو!

باقیات الصالحات[1]

کا خیال رکھو

عرض کی گئی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہیں

فرمایا

سُبۡحَانَ اللّٰہِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ۔ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

نسائی

[1] باقی رہنے والی نیکیاں

فضائل کلمہ شریف

۱- حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور یہ کلمہ عرشِ الٰہی تک پہنچ جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کلمہ کا پڑھنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (ترمذی شریف)

۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ الٰہی مجھے کوئی ایسا کلمہ بتا دے کہ جس سے تیرا ذکر کروں۔ ارشاد ہوا موسیٰ! لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ میرا ذکر کیا کرو۔ حضرت موسےٰ نے عرض کی کہ الٰہی یہ کلمہ تو سب ہی کہتے ہیں ارشاد ہوا موسیٰ! تم نے اس کلمہ کو کیا سمجھا ہے۔ اگر ساتوں آسمان اور زمین ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور اس کلمہ کو ایک پلڑہ میں رکھ دیا جائے تو اس کلمہ کا وزن بڑھ جائے گا۔ (نسائی)

۳- فرمایا بہترین ذکر لآ اِلٰہ الا اللہ ہے اور بہترین دُعا الحمد للہ ہے (نسائی)

۴- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا- تم اپنے ایمان کو تازہ کیا کرو- لوگوں نے عرض کی، ایمان کس طرح تازہ ہوتا ہے؟ فرمایا کثرت سے لا اِلٰہ الا اللہ کہا کرو- (احمد)

زمین و آسمان سے زیادہ وزنی عمل

۵- فرمایا کیا تمہیں خبر نہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی وفات

کے وقت اپنی اولاد کو کیا وصیت کی تھی۔ انہوں نے اپنے لڑکوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کو ترک نہ کرنا۔ اگر ایک پلڑے میں اس کلمہ کو رکھیں اور دوسرے میں زمین و آسمان کو رکھیں تو یہ کلمہ ہی وزنی ہوگا یہ کلمہ اتنا طاقتور ہے کہ روکاوٹ کو توڑ کر نکل جاتا ہے۔

(بزاز بطولہ)

۶۔ فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کی کثرت سے شہادت دیتے رہو۔ یہاں تک کہ تمہارے اور کلمہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے۔ (یعنی جب تک موت نہ آئے کلمہ کثرت سے پڑھتے رہیں۔)

فائدہ

(۱۹۹۰)

چاہیئے کہ زبان چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے کلمہ جاری رہے۔ محنت کم ثواب بے حساب ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

پڑھنے کی فضیلت

۷۔ فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اس کلمے سے تم کو مطلع نہ کروں جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ کون سا کلمہ ہے۔ فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

۸۔ فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہنے والے کے لیے

جنّت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (بزاز)

پہاڑوں کے برابر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ ثواب والا ذکر

سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص رات کو عبادت نہ کر سکتا ہو۔ (یعنی تہجد وغیرہ کیلیے نہ اٹھ سکے) اور جہاد کرنے میں بھی بزدل ہو اور مال بھی (فی سبیل اللّٰہِ) خرچ نہ کر سکتا ہو تو وہ سُبحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمدِہٖ کا ذکر کیا کرے۔ یہ کلمہ پہاڑوں کے برابر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (طبرانی)

سب گناہ معاف خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جس نے سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سَو مرتبہ پڑھا۔ اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ خواہ یہ گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

ہزار نیکیاں حاصل ہزار گناہ معاف

سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کیا تم ایک دن میں ہزار نیکیاں نہیں کر سکتے؟ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

بھلا ہزار نیکیاں کیونکر ہو سکتی ہیں۔ فرمایا جو کوئی سو بار سبحان اللہ و بحمدہٖ پڑھتا ہے اس کو ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور اس کی ہزار خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ (مسلم)

فائدہ

سو دفعہ سبحان اللہ و بحمدہٖ پڑھنے پر پانچ منٹ بھی خرچ نہیں ہوتے اور ثواب کا اندازہ مندرجہ بالا سطور سے خود لگا لیجیے۔ مگر یہ سعادت حاصل اسی کو ہو گی جس پر رب تعالیٰ کا فضل خاص ہو گا۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

کی فضیلت

دنیا اور مافیہا سے زیادہ محبوب کلمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں سبحان اللہ الحمد للہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ اللّٰہُ اکبر کہوں تو یہ مجھ کو تمام دنیا کی دولت سے زیادہ محبوب ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے بہتر کلمات

سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اللّٰہُ اَکْبَرُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ چار کلمے اللہ تعالیٰ

کی نظر میں تمام کلمات سے بہتر ہیں۔ ان چاروں میں چاہے جس کو مقدم کردو اور چاہے جس کو مؤخر کردو۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ ترتیب ضروری نہیں ہے۔ خواہ سبحان اللہ سے شروع کردیا لا الٰہ الا اللہ سے یا الحمد للہ سے، جیسے چاہو پڑھ لو۔

جنّتُ کے دَرَختُ

فرمایا ان (مذکورہ بالا) چار کلموں میں سے ہر کلمہ کے بدلے میں ایک درخت جنت میں لگا دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

یعنی صرف ایک دفعہ کوئی سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے تو جنت میں چار درخت ایک درخت فی کلمہ کے حساب سے لگ جاتا ہے۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے شب معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا کہ اپنی امّت سے کہہ دینا کہ جنّت ایک چٹیل میدان ہے۔ اگر وہاں باغ لگانا چاہتے ہو تو یہ چار کلمے پڑھا کرو۔ (سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اکبر) یہ جنّت کے درخت ہیں۔

خوشی کے لہجے میں حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا یہ پانچ چیزیں نامۂ اعمال کے ترازو میں کیسی بھاری ہیں۔ چار تو یہ کلمے سُبحان اللہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ، اللہ اکبر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور پانچواں نیک

لڑکا۔ جس کے مرنے پر انسان ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے۔ (نسائی)

دوزخ کیلیے ڈھال

فرمایا اپنی اپنی ڈھال ہاتھ میں لے لو۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی دشمن کا خطرہ ہے؟ فرمایا ہاں۔ دوزخ کی آگ کا خطرہ ہے۔ یہ چاروں کلمے قیامت میں دوزخ سے آڑ بن جائیں گے۔ اپنے پڑھنے والے کو دوزخ سے نجات دلائیں گے۔ (نسائی)

رب العزت کی خدمت میں سفارشی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہاری یہ خواہش نہیں ہے کہ تمہارا کوئی سفارشی رب العزت کی خدمت میں حاضر رہے اور تم کو خدا کے حضور میں یاد دلاتا رہے دیکھو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور الحمد للہ یہ ایسے کلمات ہیں جو عرش الٰہی کے قریب شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناتے رہتے ہیں۔ اور اپنے پڑھنے والے کیلیے مغفرت کی سفارش کیا کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

احد پہاڑ کے برابر عمل

فرمایا کیا کوئی شخص تم میں سے احد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا وزنی عمل کون کر سکتا

ہے۔ فرمایا ان کلمات (یعنی سُبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر) میں سے ایک ایک کا وزن اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہے۔ (نسائی)

جنّت کے پھل

فرمایا جب کبھی جنّت کے باغوں پر گزر ہوا کرے تو کچھ پھل کھا لیا کرو کسی نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جنّت کے باغ کیا ہیں فرمایا مسجدیں اور ان کے پھل یہ چاروں کلمات ہیں (ترمذی)۔

دوزخ سے محفوظ

محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ، انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جس نے سُبحان اللہ اللہ اکبر۔ لا الٰہ اِلّا اللہ اور استغفار پڑھا۔ راستے میں سے تکلیف کی چیز کو ہٹا دیا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا (یعنی نیکی کا حکم اور بُرائی سے منع کیا) تو اس نے اپنے بدن کو دوزخ سے بچا لیا۔ (مسلم)

غرباء اور فقراء کیلیے صدقہ کا سامان

غرباء اور فقراء کے ایک وفد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم دولت مند ہم سے صدقات میں بڑھ گئے روزہ نماز تو ان کا بھی ہم جیسا ہے لیکن مال ہمارے پاس نہیں جو صدقہ دے سکیں۔ فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لئے صدقہ کا سامان مہیا نہیں کیا ہے۔

سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔ اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھنا صدقہ ہے۔ (مسلم بطولہ)

سو غلام آزاد کرنے۔ سو گھوڑے مجاہدین کو دینے اور سو اونٹ فی سبیل اللہ دینے جیسا ثواب

حضرت امی ہانی رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ہلکا سا وظیفہ بتا دیجئے میں بہت بڑھیا ہوگئی ہوں، فرمایا: سبحان اللہ سو بار پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے سو غلام آزاد کئے اور یہ غلام بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے سو بار اَلحمدُ لِلّٰہ پڑھا کر اس کا ثواب ایسا ہے جیسے سو گھوڑے زین اور لگام سمیت مجاہدین کو دیئے۔ سو بار اللہ اکبر کہا کرو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے سو اونٹ مع نکیل وغیرہ کے اللہ کے راستہ میں دیئے اور سو بار لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا کرو یہ کلمہ آسمان و زمین کو ثواب سے بھر دیتا ہے جس دن یہ وظیفہ پڑھے گی اس دن کسی کے اعمال بھی تیرے اعمال کے برابر نہ ہوں گے۔ (احمد)

فائدہ

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے اندازہ لگتا ہے کہ اگر سو سو بار یہ کلمہ روزانہ پڑھ لیا جائے تو اس شخص جیسا نصیب دار کون ہو سکتا ہے ہاں وہ جو ایسا ہی عمل کرے۔ اے اللہ ہمیں توفیق عطا فرما: آمین:

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پڑھنے کی فضیلت

جنّت کا خزانہ

حضور شافعی یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا لوگو!
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہا کرو یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

جنّت میں کاشت

فرمایا۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ جنّت میں کاشت کرنے کی مثل ہے

(ابن حبان)

(یعنی اس کلمہ کا کہنا ایسا ہے جیسا کسی نے جنّت میں باغ لگایا)

★

جنّت کا دروازہ

فرمایا کہ یہ کلمہ جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(حصن حصین)

ننانوے بیماریوں کی دوا، رنج وغم سے نجات

حضور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کلمہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے ہلکی بیماری رنج وغم اور فکر و پریشانی ہے (جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)۔ (حصن حصین)

اِس کلمہ کے معنے

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دن) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا۔ میری زبان سے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ نکلا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا (اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالےٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق) کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت (یعنی فرمانبرداری) کی طاقت نہیں۔

ہ

اللہ گر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں
عرفانِ محبت عام تو ہے انعامِ محبّت عام نہیں

فَائِدَہ

اس کلمہ کی زیادتی سببِ توفیقِ الٰہی ہے اور شیطان سے حفاظت کے لئے ایک مہلک ہتھیار ہے۔

سمندر کو زے میں بند

مذکورہ بالا کلمہ کے متعلق جو حقیقت میں پانچ کلموں کا مجموعہ ہے اور اس کے ہر ہر کلمہ کے متعلق اگر آیاتِ قرآنیہ اور احادیث جمع کی جائیں تو ایک ضخیم مجموعہ بنتا ہے۔ کم وبیش دو سو اکتیس آیاتِ مبارکہ مختلف انداز اور مفہوم کے ساتھ اس کلمہ کے مجموعہ کے متعلق قرآن حکیم فرقانِ عظیم میں موجود ہیں اور احادیث کا احاطہ اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے جو کہ مندرجہ بالا پورے کلمہ یا اس کے ایک ایک حصہ کے متعلق ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ اس رسالہ میں باقیات الصالحات کے ضمن میں جتنی حدیثیں نقل کی گئی ہیں ان کے سب کے اندر جس قدر بھی فضیلت آئی ہے وہ اسی کلمہ کے کسی نہ کسی حصہ کے متعلق ہے۔ مثال کے طور پہ شروع میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی فضیلت کا بیان ہے تو یہ بھی اس کلمہ میں موجود ہے اور آخر میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کی فضیلت بیان ہوئی ہے تو وہ بھی اس کلمہ میں موجود ہے تو اس طرح ایک طرف یہ مختصر کلمہ اور دوسری طرف اس کی فضیلت اور بےشمار ثواب کا اندازہ لگائیں تو بجا طور پہ کہا جاسکتا ہے کہ سمندر کو

کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

رحمتِ حق بہانہ می جوید

اِس اُمّتِ محمدیہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ربِّ کریم کا جو فضل وکرم ہوا ہے۔ تھوڑے اور مختصر اعمال پر جس ثوابِ عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے اگر اس پر غور کیا جائے تو شیخ محقّق کا فرمان کہ "رحمتِ حق بہانہ می جوید" اللہ کی رحمت تو (مسلمانوں کی بخشش) کا بہانہ ڈھونڈتی ہے۔ بالکل واضح ہو جاتا ہے مگر اس کے باوجود اگر ہم محروم رہیں تو زہے قسمت!

فائدہ

مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی مسلمان مذکورہ کلمہ (جسے کلمہ سوئم بھی کہا جاتا ہے) کے فضائل پڑھنے کے بعد اس پر عمل درآمد سے نہیں رک سکتا۔ چاہیے کم از کم سو بار تو روزانہ پڑھ ہی لیا جائے۔ صرف چند منٹ کی بات ہے۔ وَیسے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے جاگتے ہر حالت میں اپنی زبان کو اس کلمہ کے ذکر سے تر رکھیں۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

استغفار

ہر تنگی و پریشانی سے نجات کا ذریعہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی و پریشانی سے نجات عطا فرمائے گا اور اس کے لئے ایسی جگہ سے رزق مہیا کرے گا۔ جس جگہ کا اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد)

ایک دفعہ شیطان نے عرض کیا یا الٰہی تیری عزت و جلال کی قسم جب تک تیرے بندوں کے دم میں دم ہے ان کو بہکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا، مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا رہوں گا۔ (احمد و حاکم)

سب گناہ معاف

جس نے أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھا اس کے تمام گناہ بخش دیئے گئے خواہ وہ میدانِ جہاد ہی سے کیوں نہ بھاگا ہو۔ (ابوداؤد)

اور ترمذی شریف میں ہے کہ جو کوئی یہ استغفار مذکورہ تین بار بسترِ خواب

پر آتے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اُس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ کفِ دریا کے برابر ہوں یا درخت کی پتیوں کی گنتی کے برابر ہوں یا عالج (ریگستان کا نام ہے) کی ریگ کی گنتی کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

فائدہ

حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایک ایک نشست میں سو سو بار استغفار پڑھ لیا کرتے تھے اور اُمّت کو اس کی تلقین فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں خود سو بار روزانہ استغفار پڑھتا ہوں۔ جب ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں، سو بار استغفار کم از کم روزانہ فرمائیں تو ہم سیہ کاروں کو کس قدر استغفار پڑھنی چاہیئے۔ زیادہ نہیں تو کم از کم سو بار تو ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اللہ توفیق دے۔ استغفار بہت سے طریقوں سے احادیث میں آتی ہے۔ جو بھی یاد ہو پڑھ لی جائے یا مذکورہ بالا استغفار پڑھیں اور سید الاستغفار یاد ہو تو وہ بھی کم از کم ایک بار روزانہ ضرور پڑھیں۔

فضائلِ درود پاک

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا۔ اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اسکی دس خطائیں

معاف کریگا اور اس کے دس درجے بلند کریگا۔ (احمد و نسائی)

سو حاجتیں پوری ہوں گی رنج و غم دور ہوں گے

امام مستغفری رحمتہ اللہ علیہ سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پہ درود بھیجے گا اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی، تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔ اور ایک حدیث میں فرمایا کہ مجھ پہ کثرت سے درود پڑھنا رنج و غم کو دور کرتا ہے اور زیادتی رزق کا سبب ہے

کثرت سے درود پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو کثرت سے مجھ پہ درود پڑھیگا قیامت کے دن مجھ سے اتنا ہی زیادہ قریب ہوگا۔ (ترمذی)

شہداء کیساتھ قیامت کے دن

حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ جو مجھ پہ ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ سو مرتبہ اس پہ رحمت بھیجتا ہے اور جو شخص مجھ پہ سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت میں شہداء کے ساتھ مقام اعلےٰ عطا فرمائے گا۔ (ترغیب و ترتیب بحوالہ طبرانی)

تفکرات کی کفالت

مشہور حدیث ہے جس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پہلے تو وقت کا چوتھائی حصّہ پھر نصف پھر تیسرا حصّہ اور آخر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اب تو اپنے تمام خالی اوقات میں درود ہی پڑھا کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے تو تیرے تمام تفکرات کی اللہ کفالت کریگا اور تیرے گناہوں کو بخشش دے گا۔ (احمد)

سو سال کے گناہ معاف

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پڑھے گا تو اسکے ایک سو سال کے گناہ معاف کر دیئے جائینگے۔ (دیلمی)

ایک خاص درود

جمعہ کے دن جسقدر ہو سکے درود پاک کی کثرت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی فضیلت کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ۸۰ اسکے اسّی سال کے گناہ معاف ہونگے اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کیلئے لکھا جائے گا۔

لاجواب حقیقت

دلائل الخیرات میں ایک لاجواب حقیقت درج ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے میرے اُوپر بطورِ تعظیم درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اس آدمی پہ درود بھیجتا رہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلے میں اس پہ درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

صرف چند احادیث درود پاک کی فضیلت میں لکھی گئی ہیں مطلب صرف رغبت دلانے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

عفی عنہ

محمد زبیر چشتی